خطابات جمعۃ المبارک

تعلیمات حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب

حضرت علامہ مولانا حافظ ڈاکٹر محمد نعیم الدین الازہری صاحب

دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

اکرم انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ


أعوذ بالله من الشيطان الرجيم
بسم الله الرحمن الرحيم
الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

مرکزی موضوعات

- تمہید:
- آیت کریمہ کی تشریح:
- احوال و مقامِ حضور غوث الاعظمؒ:
- تعلیم و تربیت:
- حضور غوث الاعظمؒ کا مقام اور علماء کے اقوال:
- حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ کا پسندیدہ عمل:
- حضور غوث الاعظمؒ کا علمی مقام:
- مسئلہ طلاق کا حل:
- حضور غوث الاعظمؒ کا تفسیری نکات بیان کرنا:
- لوگوں کے چار طبقات:

الحمدُ للّه ثم الحمدُ لله، الحمدُ لله حمداً يُوافِي نِعَمَه ويُكافئ مزيدَه، ياربَّنا لك الحمدُ كما ينبَغِي لِجلالِ وجهِكَ ولِعظيمِ سُلطانِك. سبحانَك اللهمَّ لا أُحصِي ثناءً عليك أنتَ كما أثنيتَ على نفسِك. وأشهدُ أن لا إله إلا الله وحده لا شريكَ له، وأشهد أن محمداً عبدُه ورسولُه وصفِيُّه وخليلُه.

خيرُ نبيٍّ أرسله.

أرسله الله إلى العالم كلِّهِ بشيراً ونذيراً.

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد صلاةً وسلاماً دائمَينِ متلازمَينِ إلى يوم الدين.

وأوصيكم أيها المسلمون ونفسِي المذنبة بتقوى الله تعالى.

إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَٰٓاءُ

سورۃ فاطرہ،۲۸

اللہ کے بندوں میں سے صرف علماء ہی (پوری طرح)اس سے ڈرتے ہیں۔(ضیاءالقرآن)

تمھید:

سامعین محترم آج ہم سب ماہ ربیع الثانی کے جمعۃ المبارک میں حاضر ہیں۔اللہ تعالیٰ آج ہم سب کا مل بیٹھنااور ذکر خیر کرنا اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور ہم سب کو حضور نبی اکرم کی سچی غلامی اور محبت نصیب فرمائے۔گیارہ ربیع الثانی کو ہر سال حضرت سیدنا محی الدین شہباز لامکانی قطب ربانی غوث صمدانی سید عبدالقادر الجیلانی البغدادی القادری رضی اللہ عنہ کا سالانہ عرس پاک منایا جاتاہے اور اسے بڑی گیارہویں شریف کے نام سے موسوم کیا جاتاہے۔

کیونکہ حضور غوث الاعظم کا معمول یہی تھا کہ آپ ہر مہینے کی گیارہ تاریخ کو یعنی گیارہویں اور بارہویں کی درمیانی شب ایک محفل پاک کا انعقاد کرتے اور ساری زندگی عوام کی تربیت کا اہتمام کرتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ مقبولیت عطا فرمائی کہ آج تک ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو آپ کا ذکر بڑے اہتمام سے کیا جاتاہے۔آج کے اس مختصر درس پاک میں آپ کی تعلیمات اور حیات پاک کے حوالے سے چند گذارشات پیش کی جائیں گی۔

آیت کریمہ کی تشریح:

اس آیت کی ابتداء اور اس سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے نشان اور صَنعت کے آثار ذکر کئے جن سے اس کی ذات و صفات پر اِستدلال کیا جاسکتاہے،اس کے بعد ارشاد فرمایا”اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں اور اس کی صفات کو جانتے اور اس کی عظمت کو پہچانتے ہیں اور جو شخص جتنا زیادہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا علم رکھتا ہو گا وہ اتنا ہی زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو گا اور جس کا علم کم ہو گا تو اس کا خوف بھی کم ہو گا ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ اس آیت سے مراد یہ ہے کہ مخلوق میں سے اللہ تعالیٰ کا خوف اس کو ہے جو اللہ تعالیٰ کے جَبرُوت اور اس کی عزت و شان سے باخبر ہے۔

(مدارک، فاطر، تحت الآیۃ:۲۸، ص۹۷۷-۹۷۸، خازن، فاطر، تحت الآیۃ:۲۸، ۳ / ۵۳۴، ملتقطاً)

احوال ومقام حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ:

آپ کا زمانہ پانچویں صدی کے اواخر کا زمانہ ہے، آپ کی ولادت ۴۷۰ ہجری میں بغداد کے ایک قصبے جیلان میں ہوئی اور پھر ۴۸۸ میں آپ بغداد تشریف لائے اور پھر آپ نے بغداد میں علم وفضل، ذکروفکر سے بھرپور زندگی گزاری۔ آپ نے مصلح، مبلغ اور ولی کامل اور ایک ایسے عظیم داعی کے طور پہ زندگی گزاری کہ رہتی دنیا تک جس کے اثرات اس دنیا پہ باقی رہیں گے۔ اللہ رب العزت نے آپ کو ولایت میں بہت بلند مقام عطا فرمایا یہاں تک کہ آپ نے یہ اعلان کیا

قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ

کہ مجھے اللہ نے یہ مقام عطا فرمایا ہے کہ میرا قدم ہر اللہ کے ولی کی گردن پہ ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اور امام محمد بن محمد الغزالی کا زمانہ قریب قریب ہے۔ جب یونانی فلسفے نے اسلام پہ حملہ کیا تو حضرت امام غزالی نے ایک طرف اس کا رد کیا اور ایسی کتب تحریر فرمائیں کہ جنہوں نے اسلام کی فوقیت یونانی فلسفے پہ ثابت کی۔ اقلیت پسندوں کے جوابات دیئے، ملحدین اور اسلام کو مختلف گروہوں میں تقسیم کرنے والوں کے اعتراضات کا بھرپور دلائل سے رد کیا، احیاء العلوم تحریر فرما کر ایک عظیم تربیتی تحفہ امت مسلمہ کو دیا لیکن ابھی عوام الناس میں اثر پذیری رکھنے والی ایسی شخصیت کی ضرورت تھی کہ جس کا اثر عوام کے سینوں تک ہو اور معاشرے کی گہرائی تک اتر جائے وہ شخص مبلغ بھی ہو اور صوفی بھی ہو اور وہ عوام کی بھی اصلاح کرے اور ساتھ بادشاہوں کی بھی تربیت فرمائے۔

جس کے حلقہ درس میں عظیم زعماء وخلفاء اور وزرا بھی اپنے سر جھکا کر بیٹھیں، یعنی ایک ایسی شخصیت کی ضرورت تھی کہ اسلام میں جب بادشاہی نظام کے باعث جو بہت برے اثرات مرتب ہو چکے تھے، لوگ جب بادشاہوں کے مقام اور عہدوں کی شان دیکھتے تو ان کے دل میں بھی خواہشات جنم لیتیں اور عہدوں کی دوڑ لگی ہوئی تھی۔

تو اللہ تعالیٰ نے ایسے برے حالات میں جس ہستی سے اصلاح وتربیت اور تجدید کا کام لیا، اور جس کی وجہ سے دین مصطفی کو پھر سے زندہ کیا گیا، جس کی خدمت دین کی وجہ سے ایک بار پھر حضور کے دین کی بہار ہر طرف

آنے لگی،اور بادشاہوں سے لے کر وزراء تک اور وزراء سے لے کر حکماء تک اور تمام طبقات زندگی میں جس شخصیت کی دعوت کا اثر ہوا اس شخص کو دنیا غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے یاد کرتی ہے۔

تعلیم و تربیت:

سب سے پہلے آپ نے مختلف علوم حاصل کئے اور طویل عرصہ تک کثیر اساتذہ کرام کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے،اپنے نفس کی تربیت کی۔اور پھر دو بڑے شیوخ جن میں سے پہلے شیخ حماد بن مسلم کی صحبت اختیار کی اور آپ سے روحانی علوم حاصل کئے۔

اور دوسرا نام شیخ ابو سعید المخرمی (آپ نے بغداد میں اپنا ایک مدرسہ قائم کر رکھا تھا آپ بہت بڑے عالم دین،ولی وقت اور اللہ کے کام بندے تھے)کا ہے اور حضور غوث الاعظم آپ کی صحبت میں بھی طویل عرصہ تک رہے اور اکتساب فیض کیا اور شیخ ابو سعید نے حضور غوث الاعظم کی دستار بندی کی اور مدرسہ بھی آپ کے حوالے کر دیا کہ مدرسے کے معاملات بھی آپ دیکھیں اور عوام الناس کی تربیت واصلاح کا فریضہ سرانجام دیں تو اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو بغداد میں کلیدی اور مرکزی حیثیت عطا فرمادی۔چاہے دینی طبقہ ہو یا دنیاوی وزراء ہوں یا خلفاء جب بھی کسی کو دینی حوالے سے کسی سند کی ضرورت پیش آتی تھی تو سب سر اٹھا کر حضور غوث الاعظم کی جانب دیکھا کرتے تھے یوں آپ کو شہرت ومقبولیت عامہ حاصل ہوئی۔

حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مقام اور علماء کے اقوال:

آپ کے مقام ومرتبہ کے حوالے سے آپ کے ہمعصر علماء کی تین عبارات پیش خدمت ہیں۔

پہلے عظیم عالم دین کا نام موفق ابن قدامہ المغنی ہیں آپ فرماتے ہیں کہ

لَم اَرَ اَحداً یُعَظَّمُ مِنْ اَجْلِ الدّینِ اَکثَرَ مِنہُ وَکَانَ یُحْضِرُ مَجَالِسَہُ فِی بَعضِ الاَحیَانَ الخَلِیفَۃ وَ المُلُوک وَالوُزَرَاء فَیَجْلِسُونَ مُتَاَدِّبِینَ خَاشِعِینَ وَکَانَ مُسْتَجَابَ الدَّعْوَۃِ سَرِیعَ الدَّمْعِ،دَائِمَا الذِّکرِ کَثِیرَ الفِکرِ،رَقِیقَ القَلْبِ دَائِمَا البِشْرِ،کَرِیمَ النَّفْسِ،عَزِیزَ العِلمِ،شَرِیفَ الاَخْلَاقِ،طَیِّبَ الاَعْرَافِ،مَعَ قَدَمٍ رَاسِخٍ فِی العِبَادَۃِ وَالاِجْتِہَادِ

میں نے اپنی زندگی میں دین کی وجہ سے کسی کو اتنی زیادہ عزت حاصل ہوتے نہیں دیکھا جتنی زیادہ عزت و مرتبہ حضور غوث الاعظم کو دین کی وجہ سے عطا ہوا ہے اور جب آپ کی مجلس لگتی اور کئی ہزار مجمع آپ کو سن رہا

ہوتا، سامعین سر جھکائے بیٹھے ہوتے تو آپ کی مجلس خلیفہ وقت خود حاضر ہوتا اور وزراء و خلفاء آتے اور وہ سب اس کیفیت میں بیٹھتے تھے کہ کہیں حضور غوث الاعظم کے جلال کی نگاہ ہمارے اوپر نہ پڑھ جائے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو مستجاب الدعوات بنایا یعنی آپ جو دعا مانگتے اللہ تعالیٰ پوری فرما دیتا آپ بہت زیادہ گریہ وزاری کرنے والے تھے اور یہ اولیاء اللہ کی علامت ہے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے ہیں، آپ ہمیشہ ذکر و اذکار اور غور و فکر میں مشغول رہتے تو یہ وہ خصوصیات ہیں جو حضور نبی اکرم کی سیرت میں موجود تھیں اور کیونکہ حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ حسنی حسینی سید ہیں اور یہ سارا فیض سرکار دوعالم کی بارگاہ سے حاصل ہو رہا ہے تو آپ کی شخصیت پہ حضور نبی اکرم کی سیرت و شخصیت کے گہرے اثرات موجود ہیں اور آپ خود فرماتے تھے کہ

وَكُلُّ نَبِيٍّ لَہٗ قَدَمٌ وَاِنِّی عَلٰی قَدَمِ النَّبِيِّ البَدْرِ الكَمَالِ

ہر ولی کو کسی نبی کا قدم نصیب ہے، ہر ولی کو کسی نا کسی نبی کی متابعت نصیب ہے کوئی حضرت نوح علیہ السلام کے قدم پہ ہے، کوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قدم پہ ہے کوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پہ ہے اور میں محمد عبدالقادر الجیلانی محمد مصطفیٰ کے قدم پہ ہوں، مجھے سرکار دوعالم کی متابعت کاملہ نصیب ہے۔

اسی طرح حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نرم دل تھے اور ہمیشہ آپ کے چہرے پہ مسکراہٹ رہتی تھی۔ بہت زیادہ سخی تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو وسیع علم عطا فرمایا تھا، آپ عمدہ اخلاق کے مالک تھے، آپ کی عادات اور خصلتیں بہت اچھی تھیں، اور اس کے ساتھ ساتھ آپ عبادت و اجتہاد میں بھی رسوخ رکھتے تھے۔ ہر وقت شب و روز اللہ تعالیٰ کی عبادت اور تسبیح و تہلیل میں بھی مصروف رہتے اور عوام الناس کی تربیت و پرداخت کا فریضہ بھی سرانجام دیتے اور یہ جامعیت اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرما رکھی تھی۔

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا پسندیدہ عمل:

ایک اور خاصیت حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ میں موجود تھی

وَكَانَ لَہٗ غَرَامٌ بِاِطْعَامِ الطَّعَامِ وَالاِنْفَاقِ عَلٰی ذَوِی الحَاجَۃِ وَالعَاھَۃ

کہ حضور غوث الاعظمؒ کو لوگوں کو کھانا کھلانے سے عشق تھا، غرام عشق کو کہا جاتا ہے یعنی دستر خوان جاری رکھنا اپنے مدرسے اور خانقاہ سے لوگوں کو کھانا کھلانا حضور غوث الاعظمؒ کا معمول تھا اور محتاجوں اور معذروں پہ خرچہ کرتے تھے۔

فَتَّشْتُ الاَعْمَالَ کُلَّهَا فَمَا وَجَدتُّ مِنْهَا اَفْضَلَ مِنْ اِطْعَامِ الطَّعَامِ وَلاَ اَشْرَفَ مِنْ الخُلُقِ الحَسْنِ

کہ میں نے تمام اعمال کی چھان بین اچھے طریقے سے دیکھا اور اعمال میں غور و فکر کرنے کے بعد اس نتیجے پہ پہنچا کہ کھانا کھلانے سے افضل یعنی زیادہ ثواب والا عمل کوئی نہیں ہے۔ اور اچھے اخلاق سے زیادہ مجھے کوئی شریف عمل نظر نہیں آیا۔ تمام نیک اعمال اچھے اور افضل ہیں لیکن ان میں سب سے زیادہ اچھا اور زیادہ ثواب والا عمل لوگوں کو کھانا کھلانا ہے

اَوَدُّ لَو کَانَتِ الدُّنْیَا بِیَدِی اُطْعِمُہٗ مِنْھَا الجَائِعَ والفقیرَ

میری خواہش یہ ہے کہ کاش ساری دنیا کا میں مالک ہوتا اور یہ دنیا میری ہاتھ میں ہوتی تو میں یہ دنیا غرباء و مساکین کو کھلا دیتا اور ان فقراء و غرباء کی خدمت کرتا رہتا

معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کا یہ خاصہ بھی ہے کہ ان کی خانقاہ کا لنگر جاری رہتا ہے آپ چاہیں تو آج بھی دیکھ سکتے ہیں کہ آج بھی اولیاء کے مزارات پہ لنگر جاری ہے خانقاہوں سے لوگوں کو جی بھر کہ کھلایا پلایا جاتا ہے وہ خانقاہ چاہے حضور ضیاءالامت علیہ الرحمہ کی ہو یا حضور پیر سیال علیہ الرحمہ کا آستانہ ہو یا حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا آستان پاک ہو جس وقت بھی کوئی آئے تو آنے والے سے اس کا مسلک و مذہب نہیں پوچھا جاتا اور نہ ہی اس کی ذاتی حیثیت کو دیکھا جاتا ہے بلکہ جو بھی ان اولیاء کی بارگاہ میں آتا ہے اسے محمدی دستر خوان سے عطا کرتے چلے جاتے ہیں اور یہ اولیاء اللہ کی شان ہے کہ ان کی درگاہوں اور خانقاہوں سے لوگوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔

ایک مقام پہ حضور غوث الاعظمؒ اپنی سخاوت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

کَفِّی مَثْقُوبَۃٌ لاَتَضْبِطُ شَیْئاً

میری ہتھیلی میں سوراخ ہے اس ہتھیلی پہ کوئی شے ٹھہرتی نہیں ہے اگر ہزاروں درہم و دینار بھی میرے پاس آئیں تو وہ رات کو میرے پاس نہیں بلکہ رات سے قبل ہی میں ان کو تقسیم کر دیتا ہوں تو یہ سخاوت اللہ رب العزت نے آپ کو عطا فرمائی تھی۔

حضور غوث الاعظمؒ کا علمی مقام:

بعض جگہ پہ وعظ و ارشاد تو ہوتا ہے لیکن خطابات کے ساتھ تدریس نہیں ہوتی لیکن حضور غوث الاعظم کو یہ شان نصیب ہوئی تھی کہ آپ بہت بڑے مدرس تھے، آپ اتنے عظیم صوفی اور اللہ کے برگزیدہ بندہ ہونے کے باوجود مسند ارشاد پہ بیٹھتے، طلباء کو سبق پڑھاتے اور تقریباً ۱۳ علوم کا درس ہر روز دیا کرتے تھے جن میں سے سب سے پہلے درس تفسیر ہوتا پھر حدیث پاک کا درس دیتے پھر مذاہب فقہ پھر ادب الاختلاف پڑھاتے (یعنی اگر کسی سے اختلاف کرنے کا موقع آیا ہے تو اس کا طریقہ کار کیا ہے اور اختلاف کرنے کے کون کونسے آداب ہیں؟ لیکن آج تو ہم صوفیاء کے ماننے والوں میں اختلاف کا سلیقہ بھی باقی نہیں رہا، اور جو لوگ خود کو صوفیاء و اولیاء سے وابستہ سمجھتے ہیں اور خود کو دینی فرد کے طور پہ پیش کرتے ہیں تو وہ لوگ تعلیمات اولیاء کو سامنے رکھنے کی بجائے دوسروں کی پگڑیاں اچھالتے پھرتے علماء کی توہین کرتے ہیں اور اس کام کو اپنا محبوب مشغلہ بنا رکھا ہے اور عصر حاضر کا یہ سب بڑا المیہ ہے کہ لوگوں سے ادب اور تمیز کا خاتمہ ہوتا چلا جا رہا ہے) پھر اصول و نحو پڑھاتے اور نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد علم القرات پڑھایا کرتے تھے یعنی لہجات و قرات حفص اور دیگر قراتیں پڑھاتے۔

پھر آپ مسند افتاء پہ جلوہ افروز ہوتے اور آپ کو فتویٰ نویسی میں بھی مہارت حاصل تھی اور آپ کے فتویٰ کو کوئی بھی چیلنج نہیں کر سکتا تھا تو یوں اللہ رب العزت نے آپ کو بلند علمی مرتبہ و مقام بھی عطا فرما رکھا تھا۔

مسئلہ طلاق کا حل:

بلاد عجم سے ایک سوال آیا کہ ایک شخص نے تین طلاقوں کی قسم اس طور پر کھائی ہے کہ وہ اللہ عزوجل کی ایسی عبادت کرے گا کہ جس وقت وہ عبادت میں مشغول ہو تو لوگوں میں سے کوئی شخص بھی وہ عبادت نہ کر رہا ہو، اگر وہ ایسا نہ کر سکا تو اس کی بیوی کو تین طلاقیں ہو جائیں گی، تو اس صورت میں کون سی عبادت کرنی چاہیے؟ اس سوال سے علماء عراق حیران اور ششدر رہ گئے۔ اور اس مسئلہ کو انہوں نے حضور غوث اعظمؒ کی خدمت اقدس میں پیش کیا تو آپؒ نے فوراً اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ

يَاتِي مَكَّةَ وَيُخْلَعُ لَهُ الْمَطَافُ وَيَطُوفُ سَبْعاً وَحْدَهُ

وہ شخص مکہ مکرمہ چلا جائے اور طواف کی جگہ صرف اپنے لیے خالی کرائے اور تنہا سات مرتبہ طواف کر کے اپنی قسم کو پورا کرے۔ کیونکہ جب یہ شخص خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہو گا تو یہ ایسی عبادت ہو گی کہ

اس کے علاوہ کوئی دوسرا یہ عبادت نہیں کر رہا ہو گا۔تو اس شافی جواب سے علماء عراق کو نہایت ہی تعجب ہوا کیوں کہ وہ اس سوال کے جواب سے عاجز ہو گئے تھے۔

تو اس طریقے سے ہر مسئلہ کا حل ارشاد فرمانا،لوگوں کی تربیت و اصلاح کرنا اور افتاء کے معاملات میں لوگوں کی تربیت کرنا آپ کا معمول تھا۔

حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا تفسیری نکات بیان کرنا:

علامہ ابن جوزی حضور غوث پاکؓ کے ہم عصر عالم دین تھے لیکن کو تصوف کی چاشنی نصیب نہیں ہوئی تھی عالم علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ حضور غوث پاک نے لوگوں کو جمع کر لیا ہے نذرانہ اکٹھا کرتے ہیں اور اسی طرح ان پر تنقید کرتا تھا غلط نظریات میرے منہ سے نکلتے لیکن راصرار کے ساتھ مجھے حضور غوث پاکؓ کی بارگاہ میں لے گیا ہزاروں پر مشتمل مجمع تھا جہاں مجھے جگہ ملی بیٹھ گیا ظہر کی نماز کے بعد حضور غوث پاکؓ جلوہ گر ہوئے اور شروع کیا میں تنقیدی پہلو سے ان کی تقریر سن رہا تھا کہ میں غلطیاں نکالوں گا کیونکہ ابھی تک انہیں تصوف کی چاشنی نصیب نہیں ہوئی ہوتی کہا میں غلطیاں نکالوں گا۔

تو پہلی آیت کا ترجمہ اور تفسیر بیان کی میں نے اپنے دل میں کہا یہ نئی بات ہے پھر اس آیت کی دوسری تفسیر بیان تو میں نے دل میں کہا کہ یہ بھی میں نے پڑھی ہوئی ہے میرے علم میں کوئی اضافہ نہیں ہوا پھر تیسری تفسیر کہ کوئی نئی بات نہیں کہ یہ کتابوں میں لکھی ہوئی باتیں ہیں میں دل ہی دل میں اعتراض کر رہا تھا ایک آیت کی گیارہ جب وہ بیان کر چکے ہر تفسیر میرے علم میں تھی لیکن ظاہر سے باطن کی طرف اور کی بارہویں تفسیر بیان وہ ایسی تفسیر تھی جو میرے پھر ایک مجلس میں قرآن ایک آیت کی چالیس تفسیریں ارشاد فرمائی میں گیارہ میرے علم میں اور ابھی میں اسی حیرت میں مبتلا تھا کہ حضور غوث پاکؓ نے فرمایا۔

رجعنا من القال الی الحال

کہ یہ تو ہمارا تھا اب ہم کال سے حل کی طرف ہیں اتنا کہنے کے بعد آپ نے زبان سے پڑھا

لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

پڑھنے کی دیر تھی کہ لوگوں پر وجد طاری ہو گیا انہوں نے اپنے گریبان چاک کر لیے لوگوں پر عجیب کیفیت طاری ہو گئی مجھے بھی ہوش نہ رہا اور میں نے بھی اٹھ کر اپنا گریبان چاک کر ڈالا۔

اور آخر میں حضور غوث پاکؓ کی دست بوسی کی اور کے ہاتھ پر بیعت ہوا اور میں نے عرض کیا کہ حضور میں بڑی بدگمانی یہاں رکھتا تھا لیکن دبا نیا دوری کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں دور رہ کر تبصرے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں جب اللہ والوں کی بارگاہ میں کوئی چل کے آجاتا ہے بدگمانیاں دور ہو کر اس کا دل کا شیشہ صاف ہو جاتا ہے ان کی باقی زندگی میں تصوف کی کتابیں لکھیں ان ان کی زندگی بدل گئی حضور غوث پاکؓ کی توجہ سے اسی لیے علامہ ابن جوزی کی زندگی کی وہ کتابیں جو حضور غوث پاکؓ کی ملاقات سے پہلے لکھی تھی ان میں تصوف کی چاشنی نہیں ہے اور حضور غوث پاکؓ کی ملاقات کے بعد جو کتابیں لکھیں ہر صدر سے تصوف کی خوشبو آرہی ہے۔

لوگوں کے چار طبقات:

آخر میں آپ کی تعلیمات میں سے چند گزارشات پیش خدمت ہیں اور ان جملوں میں امت مسلمہ کی بہت کمال تربیت فرمائی فرمایا:

اَلنَّاسُ اَرْبَعَۃُ رِجَالٍ

کہ لوگوں کے چار طبقے ہیں اور لوگ چار حصوں میں منقسم ہوتے ہیں ان کا پانچواں حصہ کوئی نہیں ہے

- ان میں سے پہلے طبقہ میں وہ افراد ہیں

لاَ لِسَانَ لَہٗ وَلَا قَلْبَ لاَخَیرَ فِیھِمْ فَاحْذَرْ اَنْ تَکُونَ مِنْھُم وَلَا تَقُمْ مَعَھُم فَاِنَّھُم اَہْلُ العَذَابِ وَسُکَّانُ النَّارِ

کہ جن کی نہ تو زبان ہے اور نہ ان کا دل ہے یہاں زبان سے مراد علم ظاہر ہے اور دل سے مراد علم باطن ہے یعنی نہ تو ان لوگوں کے پاس نہ تو علم شریعت ہے اور نہ ہی ان کے پاس علم طریقت ہے۔ ایسے لوگ گنہگار اور بے عقل ہیں ان میں کوئی خیر نہیں ہے تنکوں کی مانند ان کا وزن ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور انہیں اپنی بندگی میں مشغول کر دے اور ایسے افراد کو دعا کرنی چاہیے کہ اے اللہ ہم پڑھ لکھ تو نہیں سکے لیکن ہمیں اپنی بندگی و عبادت کا ذوق عطا فرما اور پھر فرمایا کہ اگر ایسا بندہ تجھے نظر آئے تو اس کا صحبت اختیار نہ کرنا اور نہ ان کے ساتھ سفر کرنا اور جو بالکل فضول اور بے فائدہ ہیں۔

یعنی جو بندہ نہ دنیا کے خیر کے کاموں میں مشغول ہے اور نہ آخرت کی تیاری کرتا ہے اور علم ظاہر و باطن سے بھی عاری ہے تو اس کا انجام اچھا ہونے کی امید نہیں ہے لہذا ایسے انسان کو علم کے حصول کیلئے بھی کوشش کرنی چاہیے، اور عام انسان ایسے افراد کی صحبت میں نہ بیٹھے لیکن جن علماء کو اللہ تعالیٰ نے وعظ و تلقین کی مسند عطا

کی ہے تو وہ ایسے افراد کے پاس بیٹھیں اور ان کی اصلاح و تربیت کریں اور انہیں نیکی و خیر کی دعوت دیں تو ایسے علماء کو اللہ تعالیٰ بہت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔

اور پھر مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی یہ تلقین ذکر فرمائی کہ حضور نبی اکرم نے حضرت علی المرتضیٰ سے فرمایا

لَاَن یَّھْدِیَ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیکَ رَجُلاً خَیرٌ لَّکَ مِمَّا طَلَعَت عَلَیہِ الشَّمْسُ وَ غَرَبَت

اے علی اگر ایک بندے کو بھی اللہ تعالیٰ نے تیرے ہاتھ پہ ہدایت عطا کر دی، تیری کوشش سے کوئی ایک بندہ بھی راہ راست پہ آ گیا تو یہ دنیا و مافیہا سے تیرے لئے بہتر اور سب سے زیادہ اچھی بات ہے۔

- اسی طرح حضور غوث الاعظم نے دوسرے طبقہ کا ذکر فرمایا

رَجَلٌ لَہٗ لِسَانٌ بِلَا قَلْبٍ فَیَنْطِقُ بِالحِکْمَۃِ وَلاَ یَعْمَلُ بِھَا یَدْعُو النَّاسَ اِلٰی اللّٰہِ وَھُوَ یَفِرُّ مِنْہٗ یَسْتَقْبِحُ عَیبَ غَیرِہٖ وَھُوَ یَدُومُ عَلٰی مِثْلِہٖ یُظْہِرُ لِلنَّاسِ تَنَسُّکاً وَیُبْرِزُ اِلیٰ اللّٰہِ مِنَ العَزَائِمِ

یعنی دوسرے طبقہ کے وہ افراد ہیں جو علم ظاہر تو رکھتے ہیں لیکن انہیں علم باطن نصیب نہیں ہے حکمت کی باتیں تو کرتے ہیں لیکن ان پہ خود عمل پیرا نہیں ہوتے، لوگ کو تو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے ہیں لیکن خود اللہ کے راستے سے بھاگتے ہیں، دوسروں کے عیوب و نقائص کو تو برا سمجھتے ہیں حالانکہ خود ان کی ذات میں بھی عیب موجود ہیں اور پھر فرمایا کہ لوگوں کیلئے تو زہد و تقویٰ کا اظہار کرتا ہیں اور اس بات کا پرچار کرتے پھرتے ہیں کہ وہ بڑے نیک و پارسا ہیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

اَخْوَفُ مَا اَخَافُ عَلیٰ اُمَّتِی مِن کُلِّ مُنَافِقٍ عَلِیمٍ لِسَان

فرمایا مجھے میری امت میں سے سب سے زیادہ ایسے لوگوں کا خوف ہے جو منافق ہیں اور صرف زبان کا علم رکھتے ہیں اور دل کے علم سے خالی ہیں اور علم ہونے کے باوجود اس پہ عمل پیرا نہیں ہوتے، لہٰذا اہل علم حضرات کو بھی اپنا محاسبہ کرنا چاہیے اور ایسے طرز عمل سے معافی طلب کرنی چاہیے اللہ کی بارگاہ سے عمل کی توفیق کا سوال کرنا چاہیے اور یہ دعا بھی کرنی چاہیے کہ ہم علم دین حاصل کر کے ایسے نہ بنیں کہ دوسروں کو تو نیکی کی دعوت دیں لیکن خود اس پہ عمل نہ کریں۔

- پھر فرمایا تیسرا طبقہ ان لوگوں کا ہے کہ

قَلْبٌ بِلَا لِسَان

کہ ایسے لوگوں کے پاس دل تو موجود ہے لیکن زبان نہیں ہے۔یعنی علم ظاہر تو نہیں حاصل کیا لیکن علم باطن تو انہیں نصیب ہے وہ نماز پڑھتے ہیں، ذکر واذکار اور قرآن سے شغف رکھتے ہیں تو فرمایا یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے دلوں کو اللہ نے روشن کر دیا اور جن کو لوگوں کے ساتھ میل جول سے بچا لیا اور جن کو یہ سمجھ آگئی کہ

مَنْ صَمَتَ نَجَا

کہ جو خاموش ہو گیا وہ نجات پا گیا۔

پھر ان کی تعریف فرمائی اور فرمایا کہ یہ اللہ کے ولی ہیں، ان کی صحبت اختیار کرو ان کی خدمت کرو اور جس بات کا یہ حکم دیں فوراً اس پہ عمل کرو اور یہ نہ سمجھو کہ ان کے پاس علم ظاہر نہیں ہے بلکہ یہ دیکھو کہ یہ دین پہ عمل پیرا ہوتے ہیں نماز کی ادائیگی میں سستی نہیں برتتے ذکر و فکر میں مشغول رہتے ہیں۔تو اگر تم ایسے افراد کی صحبت اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو بھی روشن فرمادے گا۔

- اور چوتھا طبقہ ان افراد کا ہے کہ

اَلْمَدْعُوُّ فِي الْمَلَكُوتِ بِالعَظِيمِ

جن کا دل اور زبان دونوں روشن ہیں اور جس کا نام آسمان پہ اللہ تعالیٰ نے عظیم رکھا ہے یہ اللہ کے برگزیدہ اور عظیم بندے ہیں جس کے دل کو علوم عطا فرمائے اور باطن کو اسرار عطا فرمائے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خدمت کیلئے چن لیا اپنا دروازہ جس کے لئے کھول دیا، جس کے سینے کو شرح صدر عطا فرما دیا تو فرمایا یہ گروہ والے وہ ہیں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے انبیاء و رسل کا وارث قرار دیا ہے۔

سامعین محترم! حضور غوث الاعظم ﷺ نے لوگوں کے چار طبقات کا ذکر فرمایا، اور فرمایا کہ ان میں ترقی کرنے کی کوشش کرو اور ایسے علماء و عارفین کی صحبت اختیار کرو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان صالحین کی صحبت و معیت عطا فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

نوٹ: اپنی قیمتی آراء اور درس پاک میں غلطیوں سے آگاہ کرنے کیلئے دیئے گئے نمبر پہ وٹس میسج کیجئے۔ شکریہ

0300.3027231